3633 ـ ٹیلی ویژن دیکھنے کا حکم

سوال

کیا شریعت اسلامیہ میں ٹیلی ویژن دیکھنا مباح ہے ؟

اور اگر مباح ہے تو کیا اس کے لیے کوئی شروط ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فلم بینی میں بہت سی شرعی ممانعت پائی جاتی ہیں، جس میں بے پردگی، اور موسیقی کا سننا، اور فاسد و غلط قسم کے اعتقادات، اور کفار سے مشابہت کی دعوت وغیرہ اشیاء شامل ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمیں نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالی سب سے خبردار ہے .

اورمسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیں کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچي رکھیں، اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں النور (30 ـ 31).

جب شرمگاہ کی حفاظت میں اصل چیز نظریں نیچی رکھنا تھا تو اللہ سبحانہ و تعالی نے سب سے پہلےاسی کو ذکر کیا، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے آنکھ کو دل کا آئنہ قرار دیا، تو جب بندہ اپنی نگاہیں جھکاتا اور نیچی رکھتا ہے تو دل بھی اپنی شہوت و ارادہ کو نیچا رکھتا اور دبا دیتا ہے، اور جب بندہ اپنی نظر کو اوپر کر کے ارد گرد حرام اشیاء دیکھتا ہے، تو دل بھی شہوت کو کنٹرول نہیں کرتا بلکہ اسے کھلا چھوڑ دیتا ہے.

صحیح مسلم میں فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا قصہ منقول ہے کہ:

فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحی کے دن مزدلفہ سے منی جاتے ہوئے اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھے، تو قریب سے سوار عورتیں گزریں تو فضل ا نکی جانب دیکھنے لگے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا سر دوسری جانب پھیر دیا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

اور یہ بالفعل ایسا کرنے سےمنع کرنا، اور اس پرانکار ہے، اور اگر جائز ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایسا کرنے دیتے.

اور صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

" اللہ تعالی نے ابن آدم کا زنا میں سے حصہ لکھ دیا ہے، جسے وہ لا محالہ پائیگا، آنکھ زنا کرتی ہے، اور ا سکا زنا دیکھنا ہے، اور زبان زنا کرتی ہے ا سکا زنا کلام کرنا ہے، اور پاؤں زنا کرتے ہیں ا سکا زنا چلنا ہے، اور ہاتھ زنا کرتا ہے ا سکا زنا پکڑنا ہے، اور دل خواہش کرتا اور چاہتا ہے، اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6343).

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آنکھ کے زنا سے ابتدا کی کیونکہ ہاتھ پاؤں، اور دل اور شرمگاہ کے زنا کی اصل اور جڑ یہی آنکھ ہے، اور زبان کے زنا کو کلام سے تنبیہ کرتے ہوئے بتایا کہ منہ کا زنا بات چیت ہے، اور اگر ایسا فعل ہو جائے ت واسے شرمگاہ کی تصدیق قرار دیا اور اگر وہ فعل پورا نہ ہو تو اسے شرمگاہ کی تکذیب قرار دیا.

اور یہ حدیث اس بات کی واضح ترین دلیل ہے کہ آنکھ دیکھ کر نافرمانی کرتی ہے، اور یہ دیکھنا ہی ا سکا زنا ہے، تو اس طرح اس حدیث میں مطلقا نظر اور دیکھنے کو مباح کہنے والوں کا رد پایا جاتا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ثابت ہے:

آپ نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا: اے علی تم ایك نظر کے بعد دوسری نظر نہ دوڑاؤ، آپ کے لیے پہلی تو ہے، لیکن دوسری نہیں "

اور یہ نظر ایسی خطرناك چیز ہے، اور وہی عمل کرتی ہے جو ایك تیر کسی شکار کے جسم میں جا کر کرتا ہے، اگر اسے قتل نہ کرے تو اسے زخمی ضرور کر دےگا، اور یہ آگ کی چنگاری کی طرح ہے جو خشك گھاس میں گرنے کے بعد اگر ساری گھاس نہ جلائے تو ا سکا کچھ حصہ تو ضرور جلا کر راکھ کر دیگی.

اللہ تعالی درج ذیل اشعار کہنے والے پر رحم کرے:

ہر حادثے کی ابتداء نظر ہے اور زیادہ آگ چھوٹی سے چنگاری سے لگتی ہے.

کتنی ہی نظریں ایسی ہیں جو دل میں بغیر کمان اور تندی کے ہی تیر جیسا زخم کرتی ہیں.

اور جب مرد آنکھوں والا ہو کر کسی دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتا ہے تو وہ خطرہ سے دوچار ہے.

اسے وہ بات اچھی لگتی ہے جس نے اس کے آرام میں نقصان پہنچایا ہے ایسی خوشی کوئی اچھی نہیں جو بالآخر نقصان دے.

اسی لیے شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اس طرح کے سوال کے جواب میں کہا ہے:

اور ٹیلی ویژن ایك بہت ہی زیادہ خطرناك آلہ ہے، جس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں، یہ سینما کی طرح ہے، یا اس سے بھی زیادہ شدید نقصاندہ ہے، اس کے متعلق لکھے گئے کتابچوں، اور عرب ممالك اور غیر عرب ممالك میں اس کے بارہ میں جاننے والوں کی کلام سے ہمیں یہ علم ہوا ہے کہ یہ بہت زیادہ نقصاندہ ہے، اور مسلمان کے عقیدہ اور اخلاقیات پر بہت برا اثر پڑتا ہے، اور معاشرہ کے لیے نقصاندہ ہے، کیونکہ اس میں گرے ہوئے اخلاق پر مشتمل ڈرامے پیش کیے جاتے ہیں، اور بےپرد عورتوں کی تصاویر اور گندی تصاویر اور تقریبا ننگی اور بےلباس عورتوں کو پیش کیا جاتا ہے، اور اس میں کفریہ مقالات اور غلط قسم کی تقاریر پیش کی جاتی ہیں، اور کفار کے اخلاق و عادات اور لباس میں ا نکی مشابہت کی ترغیب دلائی جاتی ہے، اور کفار کے سرداروں اور زعماء کی تعظیم اور مسلمانوں کے اخلاق کو ترك کرنے، اور مسلمان علماء کرام اور قائدین اسلام کی تحقیر ہوتی ہے، اور انہیں نفرت دلانے والی صورت میں پیش کیا جاتا ہے، جو ان کے ساتھ حقارت آمیز رویہ رکھنے کا تقاضہ کرتی ہیں، اور ا نکی سیرت سے اعراض کا سبق دیا جاتا ہے، اور مکر و فریب اور چالبازیوں کے طریقہ سکھائے جاتے ہیں، اور حیلہ سازی، و مال چھیننے اور چوری لوگوں سے دشمنی کی صورتیں اور طریقہ بتائے جاتے ہیں.

بلا شك و شبہ جو چیز اس طرح کی ہو، اور اس کے نتیجہ میں کئی ایك خرابیاں پیدا ہوتی ہوں، اس سے منع کرنا اور اجتناب کرنا واجب و ضروری ہے، اور اس کی طرف لے جانے والے ذرائع کو بھی بند کرنا چاہیے، تو اگر دینی شغف رکھنے والے بھائی اس چیز سے روکیں اور بچنے کا کہیں تو ان پر کوئی ملامت نہیں، کیونکہ یہ اللہ اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کی نصیحت ہے.

اور جو شخص یہ گمان کرے کہ یہ آلہ ان برائیوں سے پاك ہے، اوراس میں صرف عمومی مصلحت کی اشیاء ہی ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہیں، جب اس کی نگرانی کی جائے، تو اس کی یہ بات بہت ہی غلط ہے، کیونکہ نگران غفلت کا شکار ہو سکتا ہے، اور اب تو لوگوں پر باہر کی تقلید اپنانے کا زیادہ رجحان ہے، اور جو کچھ اس میں کیا جائے اس کی عادات اپنانے کی کوشش کرتے ہیں.

اور اس لیے بھی کہ بہت کم ایسی نگرانی ملے گی جو وہی کچھ کرے جو اس کے ذمہ لگایا جائے، اور خاص کر اس

دور میں جس میں اکثر لوگ لہو ولعب اور باطل، اور ہدایت سے روکنے کی طرف مائل ہیں، اور واقعات اس کے شاہد ہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھے، یقینا وہ بڑا سخی و کرم والا ہے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (3 / 227).

واللہ اعلم .